سوال

مہر موخر کی ادائیگی کب لازم ہے ؟

جواب

لحمد للہ.

ں :

ر (131069) کے جواب میں دیکھ سکتے ہیں.

ی کی رخصتی ہوجائے اور دخول یا خلوت صحیحہ ہونے کی صورت میں بیوی پورے مہر کی مستحق ہوگی چاہے مہر معجل ہو یا غیر معجل.

ستقل فتوی کمیٹی سعودی عرب کے علماء کرام کہتے ہیں :

"دخول و رخصتی سے بیوی پورے مہر کی مستحق ہوگی" انتہی

ء (56/19).

م :

ر قرض ہے، اور خاوند پر بیوی کے حقوق میں سے ایک حق ہے، اگر شرط رکھی گئی ہو تو شرط کے مطابق اس کی ادائیگی کرنا لازم ہوگی، یا پھر خاوند اور بیوی کے معاشرے میں جو عادت ہو اس کے مطابق ادائیگی کی جائیگی، جس پر لوگ عمل کر رہے ہوں، بالکل ایسے ہی جیسے کوئی چیز کسی شرط کے ساتھ مشروط ہو.

ر موخر کی کوئی مدت مقرر کی گئی ہو مثلا ایک یا دو برس یا اس سے کم یا زیادہ تو مدت پوری ہونے پر خاوند کے ذمہ مہر کی ادائیگی واجب ہوگی، خاوند کو اس میں لیت و لعل سے کام نہیں لینا چاہیے، کیونکہ یہ مہر بھی باقی قرض کی طرح ایک قرض ہے، اگر ادائیگی کی استطاعت رکھتا ہو تو مدت پوری ہونے پر جس میں تاخیر او

لوئی مدت متعین نہ کی گئی ہو تو پھر طلاق وغیرہ یا دونوں میں سے ایک کی وفات کے وقت مہر کا مطالبہ کیا جائیگا، اگر پہلے خاوند فوت ہوجائے تو بیوی کو حق حاصل ہے کہ وہ وصیت پوری کرنے اور ورثاء میں وراثت کی تقسیم سے قبل ترکہ و وراثت سے مہر وصول کرے، اور اگر کچھ باقی بچے تو پھر وراثت میں سے اپ

ی فوت ہوجائے تو بیوی کے ورثاء کو حق حاصل ہے کہ وہ عورت کے دوسرے اموال کی طرح موخر مہر کی وصولی کریں، اور یہ مہر بھی عورت کے دوسرے مال کی طرح ورثاء میں حصوں کے مطابق تقسیم کیا جائیگا، ان ورثاء میں اسکا خاوند بھی شامل ہے.

ن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

: کچھ مہر مؤجل رکھنا اور مہر مؤجل کا حکم...

د اور بیوی کا اتفاق ہو کہ وہ بعد میں طلب کیا جائیگا چاہے اس کی مدت نہ بھی مقرر کی گئی ہو، بلکہ خاوند کہے کے ایک سو معجل اور ایک سو مؤخر؛ تو صحیح یہی ہے کہ مہر موخر کا مطالبہ صرف موت یا علیحدگی کی صورت میں ہی کیا جائیگا، قاضی ابو یعلی اور مسلک کے قدیم مشائخ کا یہی اختیار ہے، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے

ن (81/3).

خ سعدی رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

اگر کچھ مہر شادی کے وقت فوری ادائیگی اور کچھ بعد میں ادا کرنے پر شادی کی جائے تو کیا یہ صحیح ہے یا نہیں ؟ عادت یہ ہے کہ باقی مانندہ مہر موت یا علیحدگی کے وقت ہی ادا کیا جاتا ہے ؟

خ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"یہ مہر موخر صحیح ہے؛ چاہے وہ زبانی طور پر بولا گیا ہو یا پھر ان کے ہاں عادت اور رواج ہو.

ر عورت یا عورت کے خاندان والوں کے لیے خاوند کے نکاح میں رہتے ہوئے مہر موخر کی ادائیگی کا مطالبہ کرنا صحیح نہیں، اور اسی طرح مہر موخر کی ادائیگی کے لیے اپنے آپ کو خاوند سے روک لینا بھی جائز نہیں ہوگا؛ کیونکہ عقد نکاح کے وقت انہوں نے مذکورہ مہر موخر پر اتفاق کیا ہے.

ر بیٹھ جائے اور میکے والے یہ مطالبہ کریں کہ ہم تو اپنی بچی کو اسی صورت میں سسرال جانے دیں گے جب مہر موخر ادا کیا جائیگا، تو ان کا یہ مطالبہ ناحق ہے، اور وہ عورت کو اس کے خاوند سے ناحق روک رہے ہیں، اگر وہ اس حجت پر عورت کو خاوند کے پاس نہیں جانے دیتے تو جب تک بیوی اپنے خاوند کے

یۃ (502).

خ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

کیا عورت کا مہر موخر کرنا صحیح ہے ؟ اور کیا یہ خاوند کے ذمہ قرض ہے جس کی ادائیگی لازم ہوگی ؟ اور کیا اس میں زکاۃ واجب ہے ؟

خ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

ہر موخر جائز ہے اس میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

ۃ (1).

ہدہ کو پورا کرنے میں اس شرط پر بھی عمل کرنا ضروری ہے جو معاہدے میں رکھی گئی ہے.

ی شخص نے سارا یا کچھ مہر موخر دینے کی شرط رکھی تو اس میں کوئی حرج نہیں، لیکن اگر وقت متعین کیا گیا ہو تو وقت مقررہ پر ادائیگی کرنا ضروری ہے، اس مدت کے پورا ہونے پر وہ ادا کیا جائیگا.

،مقرر نہ کی گئی ہو تو پھر طلاق یا فسخ نکاح کی بنا پر علیحدگی یا موت کی بنا پر ادائیگی کرنا ہوگا، اور مہر مؤجل خاوند کے ذمہ قرض ہے؛ باقی قرض کی طرح وقت پورا ہونے پر ادائیگی کا مطالبہ کیا جائیگا، چاہے زندگی میں ہو یا موت کے بعد.. "

ن(31/18).

یخ رحمہ اللہ سے یہ بھی سوال کیا گیا :

ﺎوند مالدار ہونے کے باوجود مہر مؤخر کی ادائیگی کرنے سے انکار کر رہا ہے؛ کیونکہ عقد نکاح کے وقت ولی کے ساتھ اتفاق یہ ہوا تھا کہ موت یا طلاق کی صورت میں ادائیگی کرنا ہوگی، اب بیوی کو اس کی شدید ضرورت بھی ہے ؟

یخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

ﺤکم یہ ہے کہ شرط پر عمل کیا جائیگا؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"مسلمان اپنی شروط پر قائم رہتے ہیں"

جب خاوند نے شرط رکھی تھی کہ موت یا علیحدگی دونوں میں سے ایک مدت تک مہر مؤخر ہے تو اسے اپنی شرط پر قائم رہنا چاہیے " انتہی

ن(362361/2).

م :

اہم چیزوں پر متنبہ رہنا ضروری ہے :

ں :

الت کا خیال کرنا چاہیے کہ وہ تنگ دست ہے یا مالدار، اس لیے تنگ دستی کی صورت میں بیوی کو مہر مؤخر کا مطالبہ نہیں کرنا چاہیے، اور اگر اچھی حالت بھی ہو لیکن بیوی کو مال کی ضرورت نہ ہو اور بیوی دیکھے کہ خاوند ابھی مہر مؤخر کا مطالبہ اچھا نہیں سمجھتا تو عقل و حکمت کا تقاضا یہی ہے کہ مطالبہ مؤخر کر دیا جائے

ر سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

ء(128).

ں :

کے حق کا خیال کرنا چاہیے جس کی اس نے شرمگاہ حلال کی ہے، وہ اس کے حقوق کی پوری ادائیگی کرے، اور اس میں کسی بھی قسم کی کوتاہی و کمی نہ کرے، خاص کر جب دیکھے کہ بیوی کو اس حق کی ضرورت بھی ہے، چاہے ابھی اس کی ادائیگی کا وقت نہیں آیا اسے مہر ادا کر دینا چاہیے.

ور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان تو یہ ہے کہ :

تم میں بہتر شخص وہ ہے جو ادائیگی کے اعتبار سے اچھا ہو" متفق علیہ.

ایک دوسری حدیث میں فرمایا :

یقینا وہ شروط سب سے زیادہ وفا کا حق رکھتی ہیں جن سے تم نے شرمگاہ کو حلال کیا ہے" متفقة علیہ.

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

145955